# ماہ صفر نحوست وبدعات کے گھیرے میں

## بدعة التشاؤم بشهر صفر

[ اللغة الأردية ]

جمع وترتيب
شفيق الرحمن ضياء الله

ناشر
دفتر تعاونی برائے دعوت وتوعیۃ الجالیات ربوہ، الریاض

الناشر
المكتب التعاونى للدعوة وتوعىة الجاليات بالربوة ـ الرياض

بسم الله الرحمن الرحيم

## ما ہ صفر نحوست وبدعات کے گھیرے میں

الحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین
وبعد:
محترم قارئین!
اسلام کی آمد سے قبل زمانہ جاہلیت میں لوگ مختلف قسم کے شرک وبدعات ,باطل خیالات,غلط رسم و رواج , نحوست وبدشگونی اور توہم پرستی وغیرہ میں مبتلا تھے , چنانچہ پرندوں کو اڑاکرسفرکے جاری اورمنقطع کرنے کا فیصلہ کرتے تھے ,اگرپرندہ دائیں سمت کی طرف جاتا تو اس کام یاسفرکو اچھا فال تصورکرکے جاری رکھتے , اوراگربائیں سمت کو جاتا تو اس کام یا سفرسے نحوست اور بدشگونی سمجھ کر رک جاتے .اسی طرح بعض ایام اور مہینوں کو بھی نحوست وبد شگونی کی نظرسے دیکھتے تھے.

رب العالمین نے اپنی رحمت سے محمد عربی ﷺکو مبعوث کرکے جاہلیت کے تمام شرکیہ اعتقادات ,فاسد خیالات اورتوہمّات وخرافات وغیرہ کو ختم کرکے صحیح عقیدۃ اوردرست منہجع عطا کیا ,اورآپ ﷺکے ذریعہ دین کی تکمیل کردی گئی اور یہ اعلان کردیا گیا کہ اب دین اسلام سارے غلط عقائد وأفکار اورتوہمات وخرافت اورباطل پکڈنڈیوں سے پاک اورصاف ہوگیا ہے ,کسی مہینے اور دن کے سلسلے میں کوئی بدشگونی اورنحوست لینا درست نہیں, اوراس دین میں قیامت تک کسی تبدیلی وزیادتی کی گنجائش باقی نہ رہی, اورآپ ﷺنے صحابہ کرام سے فرمادیا کہ:" لوگوں میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑےجا رہا ہوں جب تک تم انہیں مضبوطی سے پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہوگے ,ایک کتاب اللہ, دوسری میری سنت " اور دوسری جگہ فرمایا کہ " میں تمہیں ایسی روشن شاہراہ پر چھوڑے جارہا ہوں جسکی راتیں بھی دن کے مانند ہیں,اس سے وہی شخص انحراف وروگردانی کریگا جسکی مقدر میں ہلاکت وتباہی لکھ دی گئی ہو"

آپ ﷺکے انتقال کے بعد لوگ کچھ صدیوں تک دین اسلام پر صحیح طریقے سے قائم رہے یہاں تک کہ خیرالقرون کا زمانہ گزرگیا, پھر

مختلف قســـم کـــے باطل فرقـــے جنم لینا شـــروع ہوگئے, اعداء اســـلام خاص کرکے یہود ونصـاری نے اپنی ریشہ دوانیوں کا سلسلہ تیز کردیا ,عہدرسالت سے دوری ہوتی گئی, دین سے بے توجہی اورجہالت عـام ہوتی گئی, اور لوگوں میں شرک وبدعات ,باطل اعتقادات, غیردینی رسم ورواج, اور مختلف قســـم کے اوہام وخرافات پیدا ہونے لگے , اور وہ دین اســـلام جسکو محمدعربی ﷺنے ہرطرح کی گندگیوں ا ور خرافات سے پاک وصاف کردیا تھا وہ مکدر اورگدلا ہوتا نظرآنے لگا , چنانچہ انہیں باطل اعتقادات ,اوہام وخرافات اوربدعات میں سے ماہ صـفر کی نحوسـت وبدعات ہیں , جو موجودہ دورمیں بعض نام نہاد مســـلمانوں میں دین سے جہالت اور اندھی تقلید کی وجہ سے درآئیں , جبکـہ اســـلام نے دورجاہلیت کـے اس عقیدہ کو باطل قراردیـا تھا اوریہ فرمـایـا تھا کـہ اســـلام میں کوئی مہینہ نحوســـت وبدشـــگونی کا نہیں,اورزمانے اورمہینے یہ اپنے اندرکوئی تاثیرنہیں رکھتے,نہ ہی تقدیر الہی میں انکا کچھ دخل ہے جیسا کـہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے :(لا عدوي ولا طيرة ولا هامة ولاصـــفر)اخرجاه وزاد مســـلم (ولانوء ولاغول )(بخاری ک/الطب 265/10مسلم باب لاعدوۃ471/007)

"حضرت ابوهريرة رضي الله عنه فرماتے ہیں کـہ رسول ﷺنے فرمایا کـہ ایک کی بیماری دوسرےکو نہیں لگتی,نہ بدفالی ونحوست کوئی چیز ہے,نہ ألو کا بولنا کوئی أثر رکھتا ہے,**نہ صـفر** کوئی چیز ہے , یہ بخاری ومسـلم کی روایت ہے اورصـــحیح مســـلم میں یہ بھی ہے کـہ" نچھتر نہ بھوت کوئ چیز "

اس حدیث کـے ذریعے نبی کریم ﷺنے اہل جا ہلیت کـے اس فاســـد عقیدےکی تر

دید کی ہے جو وہ ان مذکورہ بـالا چیزوں میں بذات خود تـاثیر کـا اعتقـاد رکھتـے تھے اور یہ ثابت کیا کـہ مؤثر حقیقی تو صـــرف اللہ کی ذات ہے اوراسلام میں کسی دن اورمہینہ کو منحوس نہیں قراردیا گیا ہے اورنہ ہی کسی دن اورمہینے کا تقدیر الہی میں کوئی تاثیر ہے .

## صفرکی وجہ تسمیۃ اور مفہوم

صفر كي وجہ تسمیہ میں مختلف أقوال ذکرکئے گئے ہیں ان میں سے چند مشہور یہ ہیں :

1- صفر ايك بيماري ہے جس میں آدمی کہا تا چلا جاتا ہے مگر اسکی بھوک ختم نہیں ہوتی –جسے جوع البقرکہا جاتا ہے

2-بعض لوگوں کا عقیدہ تہا کہ صفرپیٹ میں ایک کیڑہ یا سانپ ہوتا ہے ,یا ایک خطرناک بیماری ہوتی ہے اور جس کو یہ بیماری لا حق ہوجاتی ہے وہ ہلاک ہوجاتا ہے ,اوریہ بیماری خارش سے بہی زیادہ متعدی ہوتی ہے.

اس عقیدہ کی آپ ﷺنے تردید کی اور فرمایا "ولاصفر" صفر کی کوئی حقیقت نہیں اوریہ بیماری بہی اللہ کے حکم کے بغیر متعدی نہیں ہوتی.

3-کہا جاتا ہے کہ اس ماہ میں عموما عربوں کے گہرخالی رہتے تھے مسلسل تین حرمت والے مہینوں کے بعد یہ مہینہ آتا تو جنگ وجدال کے یہ عادی عرب , لڑائی اور لوٹ مارکے لئے نکل پڑتے ,اور اس طرح انکے مکان خالی ہوجاتے,اورجب مکان خالی ہوجائے تو کہا جاتا ہے کہ "صفر المکان"مکان خالی ہوگیا .

حافظ ابن کثیررحمہ اللہ فرماتےہیں : (وصفر سمّي بذالك لخلوّ بيوتهم منهم حين يخرجون للقتال والأسفاريقال صفر المكان إذا خلا ويجمع على اصفاركجمل وأجمال(تفسير ابن كثير345/2)

بعض لوگ کہتےہیں کہ صفر کے معنی **خالی ہونا**(اورچونکہ یہ مہینہ رحمتوں اوربرکتوں سے خالی ہوتا ہے ,اس واسطے اسے صفر کہتے ہیں حالانکہ یہ ان کے غلط اعتقاد پرمبنی توجیہ ہے جو درست نہیں .

4-"ولاصفر"کا ايك معني تو يه ہے کہ عرب کبہی ماہ صفر کو ماہ محرم سے بدل لیتے تہے ,یعنی ماہ محرم کے بجائے ماہ صفر کو حرمت والا مہینہ مان لیتے تہے,اوراسکے بدلےمحرم میں لڑائی اورلوٹ مار,قتل وغارتگری وخوں ریزی کو حلال کرلیتے,اورکبہی ایسا نہ کرتے,بلکہ محرم ہی

کو حرمت والا مہینہ مانتے۔رسول ﷺنے اس عمل کو باطل قرار دیا اور"ولا صفر"سے اسکی تردید کی .

5-"اورایک قول یہ بھی ہے کہ :"اس ماہ میں قبائل کے خلاف چڑھائی کی جاتی تھی اورجو بھی انہیں ملتا اسے مال سے خالی کردیتے ( یعنی اسکا سارا سامان چھین لیتے تو وہ بغیر کسی سامان کے رہ جاتا ) (لسان العرب 462/4)

6-عرب د ور جاہلیت میں **ما ہ صفر** کو منحوس سمجھتے تھے ,کیونکہ ذی الحجہ اور محرم حرمت والے مہینے تھے جس میں وہ جھگڑا اور لڑائی حرام سمجھتے تھے ,لیکن صفر کا مہینہ شروع ہوتے ہے لوٹ مار اور قتل وغارت گری کا سلسلہ شروع ہوجاتا تھا ۔رسول ﷺنے اس کی تردید فرمائی ,اوربتایا کہ ماہ صفر بذات خود منحوس نہیں ہے ,اس میں جو کچھ بھی لوگوں کے لئے مصیبت اور پریشانی ہے وہ ان کے اعمال,قتل وخونریزی اورلوٹ مار کیوجہ سے ہے (فتح المجید ص/308)

**شیخ محمدبن صالح العثیمین رحمہ اللہ نے اسی قول کوراجح قرار دیا**

**(مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ:/113)**

## ب۔ ماہ صفر کے سلسلے میں اہل جا ہلیت کا اعتقاد

1- تقدیم وتاخیر(نسیئی) 2 - نحوست وبد شگونی

## أ- ماہ صفر کو آگے پیچھے کرنا (نسیئ)

ابتدائے آفرینش سے ہی اللہ تعالی نے سال کے بارہ مہینے مقرر فرمائے ہیں جن میں چارحرمت والے ہیں جن کی حرمت وپاس اورشان وعظمت کی وجہ سے جنگ وجدال کی بالخصوص ممانعت ہے جیساکہ اللہ تعالی کا ارشاد ھے

﴿ إِنَّ عِدَّةَ ٱلشُّهُورِ عِندَ ٱللَّهِ ٱثۡنَا عَشَرَ شَهۡرٗا فِي كِتَٰبِ ٱللَّهِ يَوۡمَ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ مِنۡهَآ أَرۡبَعَةٌ حُرُمٞۚ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلۡقَيِّمُۚ فَلَا تَظۡلِمُواْ فِيهِنَّ أَنفُسَكُمۡۚ وَقَٰتِلُواْ ٱلۡمُشۡرِكِينَ كَآفَّةٗ كَمَا يُقَٰتِلُونَكُمۡ كَآفَّةٗۚ وَٱعۡلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلۡمُتَّقِينَ ٣٦ ﴾ [التوبة ]

"بے شک مہینوں کی تعداداللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں بارہ ہیں ,اسی دن سے جب سے آسمان وزمین کو اس نے پیدا کیا ہے ان میں سے چار

حرمت وادب کے ہیں ,یہی درست دین ہے تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو,اورتم تمام مشرکوں سے جہاد کرو جیسے کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں,اور جان رکھو کہ اللہ تعالی متقیوں کے ساتھ ہے ".

اسی بات کو نبی کریم ﷺنے اس طرح فرمایا ہے کہ "زمانہ گھوم گھما کرپھر اسی حالت پے آگیا ہے جس حالت پر اسوقت تھا جب اللہ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق فرمائی ـسال بارہ مہینوں کا ہے ,جن میں چار حرمت والے ہیں ,تین پے درپے ـذوالقعدہ ,ذوالحجہ ,محرم اور چوتھا رجب مضر ,جو جمادی الأخری اورشعبان کے درمیان ہے "(بخاری ک/تفسیرباب سورہ توبہ, ومسلم ک/القسامۃ باب /تغلیظ تحریم الدماء)

**اور"زمانہ اسی حالت پر آگیا ہے" اس سے مراد یہ** ہے کہ "مشرکین عرب مہینوں میں جو تقدیم وتأخیر کرتے تھے جسے (نسیئ) کہا جاتا ہے اللہ نے اسے باطل قراردے دیا ہے اورمہینوں کی وہی صحیح ترتیب ہے جس کو اللہ نے ابتدائے آفرینش سے رکھی ہے جیساکہ اللہ نے فرمایا کہ (إِنَّمَا ٱلنَّسِيٓءُ زِيَادَةٞ فِي ٱلۡكُفۡرِۖ يُضَلُّ بِهِ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ يُحِلُّونَهُۥ عَامٗا وَيُحَرِّمُونَهُۥ عَامٗا لِّيُوَاطِـُٔواْ عِدَّةَ مَا حَرَّمَ ٱللَّهُ فَيُحِلُّواْ مَا حَرَّمَ ٱللَّهُۚ زُيِّنَ لَهُمۡ سُوٓءُ أَعۡمَٰلِهِمۡۗ وَٱللَّهُ لَا يَهۡدِي ٱلۡقَوۡمَ ٱلۡكَٰفِرِينَ ﴿٣٧﴾ التوبۃ ]

"مہینوں کا آگے پیچھے کر دینا کفرمیں زیادتی ہے اس سے وہ لوگ گمراہی میں ڈالے جاتے ہیں جو کافر ہیں ,ایک سال تو اسے حلال کرلیتے ہیں اورایک سال اسی کو حرمت والا کرلیتے ہیں ,کہ اللہ نے جو حرمت رکھی ہے اس کے شمار میں تو موافقت کرلیں,پھر اسے حلال بنا لیں جسے اللہ نے حرام کیا ہے,انہیں ان کے برے کام بھلے دکھا دئیے گئے ہیں اور قوم کفارکی اللہ رہنمائی نہیں فرماتا "

"نسیئ "کے معنی پیچھے کرنے کے ہیں . عربوں میں بھی حرمت والے مہینوں میں قتال وجدال اورلوٹ مار کو سخت ناپسندیدہ سمجھا جاتا تھا ,لیکن مسلسل تین مہینے ا ن کی حرمت کو ملحوظ رکھتے ہوئے,قتل وغارتگری سے اجتناب کرنا ,ان کے لئے بہت مشکل تھا- اس لئے اس کا حل انہوں نے یہ نکا ل رکھا تھا کہ جس حرمت والے مہینے میں وہ قتل

وغارتگری کرنا چاہتے ,اس میں وہ کرلیتے اوراعلان کردیتے کہ اسکی جگہ فلان مہینہ حرمت والا ہوگا -مثلا محرم کے مہینے کی حرمت توڑکر اس کی جگہ صفر کو حرمت والا مہینہ قرار دے دیتے ,اس طرح حرمت والے مہینوں میں وہ تقدیم وتاخیر اور اُدل بدل کرتے رہتے تھے ,اور انکا مقصد یہ ہوتا تھا کہ اللہ تعالی نے جو چار مہینے حرمت والے رکھے ہیں ان کی گنتی پوری رہے ,یعنی گنتی پوری کرنے میں اللہ کی موافقت کرتے تھے لیکن اللہ نے جوقتال و جدال اور غارتگری سے منع کیا تھا , اس کی انہیں کوئی پرواہ نہ تھی ,بلکہ انہیں ظالمانہ کارروائیوں کے لئے ہی وہ تقدیم وتاخیر اور اُدل بد ل کرتے تھے, یعنی مشرکین ان چاروں مہینوں کی حرمت کو جانتے ہوئے اپنی من مانی خواہشات سے"نسیئ "کا عمل کرتے تھے , اور ان کا یہ اعتقاد تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا سب سے بڑا فجورکا کا م ہے جیساکہ بخاری ومسلم میں ہے:(عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال:کانوا یرون أن العمرۃ في أشهر الحج من أفجر الفجور في الأرض , ويجعلون المحرّم صفراً,ويقولون : إذا برأ الدَّبر ,وعفا الأثر , وإذا انسلخ صفر :حلّت العمرة لمن اعتمر )(بخاري **(1489)** ومسلم **(1240)**

"ابن عباس رضي الله عنہما بیان کرتے ہیں کہ : وہ یہ سمجھتے تھے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا زمین میں بہت بڑا فجور کا کا م ہے اوروہ محرم کو صفر بنا لیتے اوریہ کہتے : جب اونٹوں کی پشت صحیح ہوجائے اوراسکے اثرات مٹ جائیں ,اور صفر کا مہینہ ختم ہو جائے ,تو عمرہ کرنے والےکیلئے عمرہ حلا ل ہوگیا "

اسی کو"نسیئی"کہا جاتا ہے . اللہ تعالی نے اس کی بابت فرمایا کہ:یہ کفر میں زیادتی ہے کیونکہ اس اُدل بدل سے مقصود لڑائی اور دنیاوی مفادات کے حصول کے سوا کچھ نہیں -اورنبی کریم ﷺنے بھی اس کے خاتمے کا اعلان یہ کہہ کر فرمادیا کہ"زمانہ گھوم گھما کر اپنی اصلی حالت پے آگیا ہے "یعنی اب آئندہ مہینوں کی یہ تر تیب اسی طرح رہے گی جسطرح ابتدائے کائنات سے چلی آرہی ہے.

## اہل جاہلیت کے نزدیک " نسیئ " کی کیفیت

1 –(تأخیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جنادہ بن عوف بن امیہ کنانی ہر سال موسم (حج) میں آتا اوریہ اعلان کرتا كہ:"خبردار! أبوثمامہ کو نہ تو کوئی عیب لگایا جائیگا اورنہ ہی اسکی بات مانی جائیگی ,خبردار! سال کے شروع میں صفر حلال ہے , توہم اسے ایک سال حرام قراردیتے ہیں,ا ورایک سال حلال ,اور وہ (ان دنوں) ہوازن وعطفان اوربنوسلیم کے ساتھ تھے .

اورایک لفظ میں اس طرح ہےکہ " ہم نے محرم کو پہلے اور صفر کو بعد میں کردیا ہے ,پہر دوسرے سال آتا اورکہتا کہ ہم نے صفر کو حرام قراردیا ہے اورمحرم کو موخر کردیا ہے تووہ یہی تاخیر اور"نسیئی" ہے

2-زیادتی : قتادہ رحمه الله كہتے ہیں کہ :"گمراہ لوگوں میں سے ایک قوم نے صفر کو اشہر الحرام یعنی حرمت والے مہینوں میں شامل کردیا ,ان لوگوں کا سردارموسم (حج) میں کھڑا ہو کریہ کہتا :خبردار !تمھارے معبودوں نے اس سال محرم کو حرام کردیا ہے ,تو وہ اس سال محرم کو حرمت والا قراردیتے , پہر وہی شخص اگلے سال یہ اعلان کرتا کہ :تمہارے معبودوں نے صفر کو حرام کیا ہے تو وہ اس سال صفرکو حرمت والا قرار دیتے ,اور یہ کہتے "صفران" یعنی دوصفر ".

اورابن وہب اور ابن القاسم نے امام مالک رحمہ اللہ سے ایسا ہی روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ "اہل جاہلیت دو صفر بنا لیتے تھے اسی لئے نبی ﷺنے فرمایا "لا صفر " اوراسی طرح اشہب نے بہی امام مالک سے ایسا ہی بیان کیا ہے

3-حج کی تبدیلی : ايك دوسري سند كے ساتھ مجاہد رحمہ اللہ , اللہ کے اس قول {إنما النسيئ زيادة في الكفر} "کہ نسیئ تو کفرمیں زیادتی ہے " کی تفسیرمیں فرماتے ہیں : "یعنی دوبرس وہ ذوالحجہ میں حج کرتے , پہر دوسال محرم میں حج کرتے ,پہر دو سال صفر میں حج کرتے ,تواسطرح وہ ہرسال ہر ما ہ میں دوسال حج کرتے تھے ,حتی کہ ابو بکررضی اللہ عنہ کا حج ذوالقعدہ کے مہینہ کے موافق آیا, اور پہر نبی کریم ﷺنے ذوالحجہ میں حج کیا ,تویہی نبیﷺ کا فرمان ہے جسکو اپنے خطبہ میں

بیان کیا تھا "بے شک زمانہ گھوم گھما کر اسی حالت پے آگیا جس پر وہ زمین و آسمان کی خلقت کے وقت تھا " جیسا کہ ابن عباس وغیرہ نے صحیح سند سے روایت کیا ہے .کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :" لوگو !میری بات غورسے سنو ,ہوسکتا ہے آئندہ آپ لوگوں سے ملاقات نہ کرسکوں, لوگو ! بلاشبہ تمہارے خون اورمال تم پر قیامت تک حرام کردئے گئے ہیں جیسے اس دن ,اس مہینے اور اس شہر کی حرمت ہے ,بے شک تم سب
عنقریب اپنے رب سے ملاقات کروگے تو وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سؤال کرے گا ,بے شک میں نے رب کے پیغام کو پہنچا دیا ,لہذا جس کسی کے پاس بھی کسی کی کوئی امانت ہووہ اسے لوٹا دے , اور بلا شبہ ہر قسم کے سود کو ختم کردیا گیا اورتمہارے اصل مال کو باقی رکھا گیا ہے ,نہ تو تم کسی پر ظلم کرو نہ ہی تم پر کوئی ظلم کیا جائیگا , اللہ تعالی کا فیصلہ ہے کہ سود (جائز)نہیں اور ابن عباس بن عبد المطلب کا سارا سود ساقط اورختم کردیا گیا ہے اورجاہلیت کا ہرخون ختم کردیا گیا ہے,
اور تمہارا سب سے پہلا خون جسے میں معاف کرتا ہوں وہ ابن ابی ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب کا ہے جو بنو لیث میں دودھ پیتا تھا تواسے بنو ہذیل قبیلہ نے قتل کردیا تھا , اوریہ جاہلیت کے خون میں سے پہلا خون ہے جسے میں ختم کرتا ہوں .
أما بعد: اے لوگو !بلاشبہ شیطان اس بات سےنا امید ہوچکا ہے کہ تمہاری سرزمیں میں اسکی اب پوجا کی جائیگی ,لیکن اسکے علاوہ جن کاموں کو تم حقیر سمجھتے ہو اگر اس میں اس کی اطاعت کی جائے تو وہ اس پر راضی ہوگا ,لہذا تم اپنے دین کے سلسلے میں شیطان سے بچ کر رہو ,اوریہ "نسیئ"کفرمیں زیادتی ہے اس سے وہ لوگ گمراہی میں ڈالے جاتے ہیں جو کا فر ہیں ,ایک سال تو اسے حلال کرلیتے ہیں اور ایک سال اسی کو حرمت والا قراردیتے ہیں , کہ اللہ نے جو حرمت رکھی ہے اس کے شمار میں تو موافقت کرلیں ,پھر اسے حلال بنا لیں جسے اللہ نے حرام کیا ہے "اورزمانہ اسی حالت پر لوٹ گیا جس پر وہ زمین وآسمان کی تخلیق کے وقت تھا اوربے شک مہینے اللہ کے نزدیک بارہ ہیں

جن میں سے چار حرمت والے ہیں,تین پے درپے اوررجب مضـــر جو جمادی اورشعبان کے درمیان ہے اسکے بعد ساری حدیث ذکرکی . .(أحكام القرآن لابن العربی :504-503/2)

## ب۔ ماہ صفرسے نحوست وبدشگونی

-عرب د ور جاہلیت میں ما ہ صفر کو منحوس سمجہتے تھے ,کیونکہ ذی الحجہ اور محرم حرمت والے مہینے تھے جس میں وہ جھگڑا اور لڑائی حرام سمجہتے تھے ,لیکن صفر کا مہینہ شروع ہوتےہی لوٹ مار اور قتل و غارت گری کا سلسلہ شروع ہوجاتا تھا -رسول ﷺنے اپنے اس قول(و لاصفر) کے ذریعےاس کی تردید فرمائی,اور بتایا کہ ماہ صفر بذات خود منحوس نہیں ہے – اس میں جو کچھ بھی لوگوں کے لئے مصیبت اور پریشـــانی ہے وہ ان کے اعمال قتل وخونریزی اورلوٹ مار کی وجہ سے ہے (فتح ص/308)

اوردنوں اور مہینوں کو گالی یا برا بھلا کہنے کو اللہ کو سب وشتم کرنے کے مترادف قراردیا جیسا کہ حدیث قدسی ہے :(يقول الله عزوجل يؤذيني ابن آدم يسب الدهر وأنا الدهر بيدي الأمر أقلب الليل والنهار ) (بخاري ك/التفسير,738/8)

" يعني الله تعالی فرماتا ہے کہ ابن آدم مجھے تکلیف دیتا ہے وہ زمانہ کو گالی دیتا ہے حالانکہ زمانہ میں ہی ہوں میرے ہی ہاتھ میں ســـارے امورہیں میں ہی رات اوردن کوپھیرتا ہوں "

**شیخ محمدبن صالح** عثیمین رحمہ اللہ رسول ﷺکے قول "ولاصفر" کی توجیہ میں فرماتے ہیں

"اوروقت اورزمانے کواللہ تعالی کی تقدیر پر کوئی تاثیر نہیں ,لہذا یہ بھی باقی اوقات اورزمانوں کی طرح ہے جن میں خیر وشر مقدرکیا جاتا ہے اوراس میں **"صـــفر"** کے وجودکی نفی نہیں ہے بلکہ اسکی تاثیرکی نفی مراد ہے اسلئے کہ موثرحقیقی توصرف اللہ تعالی ہے, لہذا جوسبب معلوم ہو وہ سبب صحیح ہے اور جو سبب صرف وہم پر ہو وہ سبب باطل ہے اور بنفسہ اس کی ســبیت اورتاثیر کی نفی ہو گئی . (مجموع فتاوی الشـیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ:113/-115)

## ماہ صفر کی نحوست و بدعات اورموجودہ مسلمان :

قائین کرام! کتا ب وسنت کي روشني ميں کچھ مہینے ایام اور راتیں ایسی ہیں جنکو دوسرے مہینوں, ایام اور راتوں کے مقابلے میں زیادہ فضیلت حاصل هيں,جیسے یوم عرفہ, شب قدراور یوم عاشوراء وغیرہ ,مگرکسی ماہ یا دن یارات کے بارےمیں صحیح أحادیث سے یہ ثابت نہیں ہے کہ وہ منحوس ہے اور اس سے بدشگونی لینی جائز ہے .

لیکن أفسوس کہ موجودہ دورکے بہت سے مسلمان ما ہ صفر کے بارے میں بڑی بد عقیدگی کا شکار ہیں اوراہل جاہلیت کی روش پر ابھی بھی قائم ہیں , وہ اس مہینہ کو منحوس سمجھتے ہیں اور ان کا یہ عقیدہ ہے کہ:

1- اس ماہ میں مصائب وآلام کی ہوائیں پوری تیزی کے ساتہ چلنے لگتی ہیں‌اور غم وتکلیف کے دریا تندی وروانی کے ساتہ بہنے لگتے ہیں – یعنی سال میں دس لاکہ اسّی ہزار بلائیں اور مصیبتیں نازل ہوتی ہیں ان میں صرف ایک مہینہ (صفر) میں نو لاکہ بیس ہزاربلائیں نازل ہوتی ہیں .

2-بعض بد عقیدہ مسلم خواتین اس مہینے کو(طیرۃ طیری )یا(تیرۃ تیری) کے نام سے موسوم کرتی ہیں چنانچہ وہ اس مہینہ کو منحوس خیال کرتی ہوئیں چنے ابال کر اس مہینہ میں صدقہ کرتی ہیں تاکہ اس نحوست سے محفوظ رہیں .

3-بعض لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ مہینہ رحمتوں اوربرکتوں سے خالی رہتا ہے اسی لئے اس سے نحوست پکڑتے ہیں .

4-بعض لوگ جب صفرکی پچیس تاریخ کو اپنے کسی کام سے فارغ ہوتے ہیں تو اسکی تاریخ لکہتے ہوئے کہتے ہیں :"خير كے مہینہ پچیس تاریخ کو یہ کا م ختم ہوا ,(یہ بدعت کا علاج بدعت کےذریعے ہے ,یہ مہینہ نہ تو خیرکا ہے اور نہ ہی شر کا) .

**5-بعض لوگوں کے یہاں نئے شادی جوڑوں کو اس ماہ کے ابتدائی تیرہ دنوں میں ایک دوسرے سے الگ رکھا جاتا ہے**, انہیں ایک دوسرے کی

صـورت تک نہیں دیکھنے دی جاتی ہے,**حتی کہ عام شـوہر اور بیوی کو بھی تین دن تک** ایک دوسرے سے الگ رکھا جاتا ہے , تاکہ وہ نحوست کا شکار نہ ہوجائیں .

6-بعض مسلمان ماہ محرم میں اورصفر میں اس بنا پر شادی اورکوئی خوشی کا کا م نہیں کرتے کہ محرم میں حضـرت حسـین رضـی اللہ عنہ شہید کیۓ گیۓ اورصفر میں حضرت حسن بن علی رضـی اللہ عنہ کا انتقال ہوا- ان دونوں واقعات کی بنا پر دونوں مہینوں کو شـادی اورخوشـی کیلیۓ غیر مناسـب اورمنحوس سـمجھتے ہیں , حالانکہ کسـی کی وفات اور شہادت کا دنوں اور مہینوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا , ورنہ ما ہ ربیع الأول اس بنـا پر منحوس سـمجھا جاتا کہ اس میں رسـول ﷺکی وفات ہوئی – جمادی الأول کو اس لیۓ منحوس سمجھا جاتا کہ اس میں خلیفہ اول, یار غاررسول ابو بکر رضـی اللہ عنہ کا انتقال ہوا – اور ذی الحجہ اسـلیۓ منحوس سـمجھا جاتا کہ اس میں خلیفہ ثانی حضـرت عمر فاروق اور خلیفہ ثالث حضـرت عثمان رضی اللہ عنہما کی شہادت ہوئی ,اورماہ رمضان اس واسطے منحوس سمجھا جاتا کہ اس میں خلیفہ حضـرت علی رضـی اللہ عنہ کی وفات ہوئی – اس طرح تما م انبیاء علیہم السـلام, صـحابہ کرام اورائمہ اسـلام کی وفات اور شہادت کے ایام ومہینوں کو منحوس قراردیں , تو کوئی مہینہ, بلکہ کوئی دن نحوسـت سے خالی نہ رہے , **اس واسـطے حضـرت حسـین کی شہادت کی وجہ سے محرم کو اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے انتقال کی وجہ سے صفر کو منحوس سمجھنا اور ان میں شادی بیاہ نہ کرنا سراسر باطل اورغلط ہے .**

**کوئی مہینہ اور دن منحوس نہیں ہوتا منحوس آدمی کا اپنا نا جائز عمل اور غلط عقیدہ ہوتا ہے .**

7- ماہ صـفر کی بدعات میں سے ایک بدعت یہ بھی ہے کہ بہت سے لوگ اس ماہ کے آخر میں مغرب وعشـاء کے درمیان مسـجدوں میں جمع ہوتے ہیں , اور ایک ایسے کاتب کے پاس حلقہ بناکر بیٹھتے ہیں جو انہیں کاغذ پرانبیاء علیہم السـلام کے اوپر سـلام والی آیتوں کو لکھ کر دیتا ہے وہ آیا ت یہ ہیں :

1- سلامٌ قولاًمن رب رحيم
2- سلامٌ على نوحٍ في العالمين
3-سلامٌ على إبراهيم
4-سلامٌ على موسى وهارون
5-سلامٌ على المرسلىن
6-سلامٌ عليكم طبتم فادخلوها خالدين
7-سلامٌ هي حتى مطلع الفجر

اسکے بعد ىہ اسے پانی کے برتن مىں ڈالتے ہىں اورپھراسے اس اعتقاد کے ساتھ پىتے ہىں کہ اس سے انکی تمام مصىبتىں دورہوجاتی ہىں ,اسی طرح وہ اس پانی کو اىک دوسرے کو ہدىہ کے طور پر بھی بھىجتے ہىں.

## بدہ کےدن سےنحوست, اورماہ صفر کے آخری بدہ کی تارىخی حىثىت

## أ- بده كے دن سےعمومی نحوست

دمشق مىں بعض لوگ بدہ کے روز مرىض کی عىادت کو منحوس اور بد فال سمجھتے ہىں ,چنانچہ بدہ کے دن عوام اور خواص اوررشتہ داروں کے لئے عىادت مرىض ممکن نہىں – بظاہر ان لوگوں کی دلىل ىہ حدىث ہے کہ :

**(يوم الأربعاء يوم نحس مستمر ) "بدہ کا دن مسلسل نحوست کا دن** ہوتا ہے "اس رواىت کے بارے مىں امام صاغانی اور امام ابن جوزی مىں فرماتے ہىں کہ ىہ حدىث موضوع ہے –امام سخاوی فرماتے ہىں کہ "بدہ کے دن کی فضىلت مىں متعدد احادىث مروی ہىں مگر سب کی سب ضعىف اور ساقط الإعتبار ہىں –(المقاصد الحسنۃ للسخاوی 574/1)

اسی طرح لوگوں مىں رائج خرافات مىں سے اىک بات ىہ بھی ہے کہ کچھ لوگوں کا عقىدہ ہے کہ جس نے بدہ کے روزکسی مرىض کی عىادت کی تو جمعرات کو وہ اس مرىض کی عىادت کرے گا – انکا مطلب ىہ ہے کہ بدہ کے روز اگر مرىض کی عىادت کی جائے گی تو وہ مرىض اس کے بعد

دوسرے دن جمعرات کو مرجائے گا جس کی زیارت جمعرات کو قبرستان میں ہوگی ۔"

شیخ الإسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سےپوچھا گیا کہ کیا بدھ جمعرات یا سنیچر کے روزسفر کرنا مکروہ ہے ؟ یا ان ایام میں کپڑوں کی کانٹ چھانٹ اور کپڑوں کی سلائی سوت کی کتائی یا اس قسم کے کاموں کا کرنا مکروہ ہے یافلان فلان تاریخوں کی راتوں میں وطی اور جماع کرنا مکروہ ہے , کیونکہ ایساکرنے سے پیدا ہونے والے بچوں کے لئے خوف وخطرہ لگا رہتا ہے ۔ اس کے جواب میں انہوں نے فرمایا :" کہ سؤال میں مذکورہ عقائدوخیالات باطل اوربے اصل ہیں اورآدمی جب استخارہ کرکے کوئی مباح عمل کرے جس وقت بھی کرنا آسان ہو قطعی طورپر وہ کام کرسکتا ہے ۔ کسی دن بھی کپڑے کی کاٹ چھانٹ یا سلائی یا سوت کی کتائی مکروہ نہیں ہے رسول ﷺنے بدفالی سے منع فرمایا ہے :(عن معاويةبن الحكم السلمي قال قلت يارسول الله صلى الله عليه وسلم ان منا قوما يأتون الكهان ؟ فلاتأتوهم قال منا قوم يتطيرون ؟ قال وذالك شئي يجده احدكم من نفسه فلا يصدنكم )
(بخاري كتاب الإستسقاء522/2,ومسلم كتاب السلام 481/7,حديث(121)

" حضرت معاويہ بن حکم سلمی سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ؟ ہم میں سے کچھ لوگ کاہنوں کے پاس آتے ہیں ۔آپ ﷺنے فرمایا تم لوگ کاہنوں کے پاس مت جاؤ انہوں نے عرض کیا ہم میں سے کچھ لوگ بدفالی لیتےہیں ۔ ﷺنے فرمایا کہ یہ ایسی چیز ہے جس کو تم میں سے بعض لوگ اپنے دل میں محسوس کرتے ہیں مگراسکی وجہ سے کوئی کام کرنے سے تمہیں باز نہیں رہنا چاہئیے "۔

آگے چل کر شیخ الإسلام اپنے فتاوی میں فرماتے ہیں "جب رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ جس کام کا آدمی نے عزم کیا اس کا م کو بدفالی کے سبب کرنے سے بازنہیں آنا چاہئے ۔تو ,رات اوردن میں سے کسی کو منحوس سمجھنا کیا معنی رکھتا ہے ؟ بلکہ جمعرات اورسنیچر اوردوشنبہ کو سفر کرنا مستحب ہے اورتما م ایام میں کسی دن سفر کرنے یا کسی کام سے روکا نہیں گیا ہے ۔البتہ جمعہ کے بارے میں اختلاف ہے اگرسفر کے سبب نماز

جمعہ فوت ہوجانے کا خطرہ ہو تو اس دن جمعہ سے پہلے سفر کرنے سے بعض علماء منع کرتے ہیں , اور بعض علماء کرام جائز بتاتے ہیں لیکن کاروبار اورجماع ووطی تو کبھی اورکسی دن مکروہ وممنوع نہیں واللہ أعلم –")(دیکھئیے خانہ ساز شریعت ص/174)

**ب –ماہ صفر کے آخری بدھ کی تاریخی حیثیت**

ماہ صفرکے آخری بدھ کے بارے میں عام تصور یہ پایا جاتا ہے کہ اس روز رسول ﷺنے بیماری سے شفا پائی اور آپ ﷺنے غسل صحت فرمایا اسی لئے بعض لوگ ما ہ صفر کے آخری بدھ کو کاروبار بند کرکے عید کی طرح خوشیاں مناتے ہیں ,اورسیروتفریح کے لئے شہر سے باہر نکلتے ہیں اور آپ کی صحت یابی کی خوشی میں جلوس نکالتے ہیں – حالانکہ اس کا ثبوت نہ احادیث کی کتابوں سے اور نہ تاریخ وسیر کی کتابوں سے ملتا ہے – بلکہ تاریخ وسیر کی کتابوں سے اس کے خلاف ثبوت ملتا ہے چنانچہ اسد الغابہ( 41/1) میں ہے (بدأ برسول الله صلى الله عليه وسلم مرضه الذي مات منه يوم الأربعاء ليلتين بقيتا من صفر سنة احدى عشرة في بيت ميمونة ثم انتقل حين اشتد مرضه الى بيت عائشة وقبض يوم الأثنين ضحى في الوقت الذي دخل فيه المدينة لاثنتى عشرة من ربيع الأول )

رسول ﷺکی اس بیماری کا آغاز جس میں آپ ﷺاس دنیا سے تشریف لے گئے سن11ھ میں صفرکے مہینے کی جب دوراتیں باقی رہ گئی تھیں بدھ کے روز حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھرمیں ہوا پھر جب آپ ﷺ کی بیماری شدت اختیارکر گئی تو آپ ﷺحضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر منتقل ہوگئے اور 12ربیع الأول سوموار کے دن چاشت کے وقت جس وقت آپ مدینہ میں داخل ہوئے تھے آپ کی روح اقدس کو قبض کرلیا گیا –

یہی عبارت "الإستیعاب فی معرفۃ الأصحاب (20/1) میں بھی ہے اور تاریخ خمیس (161/2) میں ہے "ابتدأبہ صداع فی اواخرصفرلیلتین بقیتا منہ یوم الأربعاء فی بیت میمونۃ " یعنی رسول ﷺکی بیماری کی ابتداء

بدھ کے روز حضــرت میمونہ رضـــی اللہ عنہا کے گھرمیں صــفرکے آخرمیں ہوئی.
حافظ ابن حجرعســقلانی رحمہ اللہ نے صـــحیح بخاری کی شـــرح فتح الباری (164/8)ترجمۃ الباب "با ب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووفاتہ کی شرح میں لکھا ہے کہ " بیماری کا آغازصفر کے آخر میں ہوا "
اورطبقات ابن سعد (377/2) میں حضر ت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم 29 صفر سن 11ھ یو م چہار شنبہ کو بیمار ہوئے اور 12ربیع الأول سن 11ھ بروزدوشنبہ آپ ﷺنے وفات پائی – اور( البدایہ والنہایۃ (224/5)میں ہے : ابتدأرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشکواہ الذی قبضہ اللہ فیہ الی ارادہ اللہ من رحمتہ وکرامتہ فی لیال بقین من صفر وفی أول شہر ربیع الأول " رســول ﷺکی اس بیماری کا آغاز جس میں اللہ نے ان کی روح مبارک کو قبض فرمایا تاکہ ان کو اپنی رحمت وکرامت سے نوازے ۔صــفر کی چند راتیں باقی رہ گئی تھیں یا ربیع الأول کی ابتدا میں ہوا"
تاریخ الکامل (215/2)میں ہے "ابتدأ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرضہ اواخرصفر"رسول ﷺکی اس بیماری کا آغاز صفر کے اواخر میں ہوا"
سیرت ابن ہشـام (224/5) میں ہے "ابتدأ ر سول اللہ صـلی اللہ علیہ وسـلم بشــکواہ الذی قبضہ اللہ فیہ الی ارادہ اللہ من رحمتہ وکرامتہ فی لیال بقین من صـــفر او فی شہر ربیع الأول " رســـول ﷺکی اس بیماری کا آغاز جس میں اللہ تعالی نے ان کی روح مبارک کو قبض فرمایا تاکہ ان کو اپنی رحمت وکرامت سے نوازے صـــفر کی چند راتیں باقی رہ گئیں یار بیع الأول کی ابتداء ہو چکی تھی اسوقت ہوا "
تـاریخ ابن خلـدون (61/2) میں ہےکـہ "بـدأہ الوجع لیلتین بقیتـا من صـــفر وتحـاوی بـہ وجعہ ""صـــفرکی دو راتیں بـاقی رہ گئیں تـھیں آپ ﷺکی بیماری شروع ہوئی پھر آپ ﷺبیمار ہی رہے "

تاریخ طبری (161/2) بدأ رسول صلی اللہ علیہ وسلم وجعہ لیلتین بقیتا من صفر "رسول ﷺ کی بیماری کا آغاز اس وقت ہوا جب صفر کی دوراتیں باقی رہ گئی تھیں "

علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ (سیرت النبي 172/2) لکھتے ہیں کہ "زیادہ تر روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کل تیرہ دن بیمار رہے – اس بنا پر اگر یہ تحقیقی طورپر متعین ہوجائے کہ آپ نے کس تاریخ کو وفات پائی تو تاریخ آغاز مرض بھی متعین کی جاسکتی ہے –حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھربروایت صحیح آٹھ روز (دوشنبہ تک) بیمار رہے, وہیں وفات ہوئی, اسلئےایام علالت کی مدت آٹھ روزیقینی ہے عام روایت کے رو سے پانچ دن اور چاہئیں, اوریہ قرائن سے بھی معلوم ہوتا ہے اس لئے مدت علالت 13 دن صحیح ہے علالت کے پانچ دن آپ ﷺ نے ازواج مطہرات کے حجروں میں بسر فرمائے – اس حساب سے علالت کا آغاز چہارشنبہ سے ہوتا ہے –

بہرحال محققین کے نزدیک آپ ﷺ کی بیماری کا آغاز صفر میں آخری بدہ کو ہوا کچھ لوگوں نے دن اورتاریخ میں تھوڑا اختلاف کیا ہے – **مگر یہ بات تقریباً متفق علیہ ہے کہ آپ ﷺ کی مرض الموت کی ابتدا صفر کی آخری تاریخوں میں ہوئی – پھر بتائیے کہ مسلمانوں کو یہ کہاں زیب دیتا ہے کہ وہ اپنے نبی فداہ ابی وامی کی بیماری کے دن خوشیاں منائیں – زیب وزینت کرکے باغوں پارکوں اور سیر گاہوں میں تفریح کے لئے جائیں ,قسم قسم کے کھانے مٹھائیاں اورمیوے وغیرہ کھائیں اور کھلائیں , خصوصاً عورتیں عیدین سے بڑھ کر خوشیاں منائیں , اورخوب بن سنور کر سیر کے لئے نکلیں – ذرا غور کیجئے کیا آپ میں کوئی اپنے ماں باپ, بھائی بہن, رشتہ داریا عزیز دوست کے مرض میں مبتلا ہونے کی تاریخ کو خوشی منائے گا ؟ اچھے اچھے اورلذیذ کھانوں کا اہتمام کرے گا؟ گھر میں آپ کا کوئی عزیز جاں کنی کی حالت میں ہوتو آپ سیروتفریح کو جائیں گے ؟ جب آپ اپنے ایک عزیز دوست اوررشتہ دار کی بیماری کے**

**دن ایسا نہیں کرسکتے , تو حضرت محمد ﷺ کی علالت کے آغاز کے**

**دن کیسے کرسکتے ہیں جن کے بارے میں فرمان نبوی ﷺ ہے :لایؤمن أحدكم حتى أكون أحب اليہ من والدہ وولدہ والناس أجمعین) فتح الباری ک/الإیمان باب حب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم من الإیمان 80/1)**
**"تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جبکہ میں اس کے نزدیک اس کے باپ سے بیٹے سے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں"**

**مستقل فتوی کمیٹی کا اس ماہ کے بدعات کے سلسلے میں جواب:**
**سوال** :ہمارے ملک میں بعض علماء کا خیال ہے کہ اسلام میں ایک ایسی نفل نماز ہے جو ماہ صفر کے آخری بدھ کو چاشت کے وقت ایک ہی سلام کے ذریعہ چاررکعت کے ساتھ پڑھی جاتی ہے جس میں ہررکعت کے اندر 17بار سورہ فاتحہ و کوثر ,50بارسورہ اخلاص اور ایک بارمعوذتین (قل أعوذبرب الفلق وقل أعوذ برب الناس) پڑھی جاتی ہے اوریہ عمل ہررکعت میں کیا جاتا ہے اور سلام پھیر دیا جاتا ہے , پھر سلام کے فورابعد (اللہ غالب علی أمرہ ولکن أکثر الناس لا یعلمون) کو 360بار پڑھا جاتا ہے ,اسکے بعد "جوہرالکمال" کو3بار پڑھا جاتا ہے اورپھر (سبحان ربک رب العزۃعما یصفون ,وسلام علی المرسلین ,والحمد للہ رب العالمین ) کے ذریعہ نماز کو ختم کردی جاتی ہے . پھر فقراء ومسکین میں روٹی وغیرہ کا صدقہ کیا جاتا ہے , خاص کرکے اس مذکورہ آیت کا صدقہ ,یہ سب ماہ صفرکے آخری بدھ میںنازل ہونے والی مصیبت وپریشانی کو دورکرنے کے اعتقادسے کیاجاتا ہے .
اوران کا کہنا کہ ہرسال 3لاکھ بیس ہزار آفتیں نازل ہوتی ہیں اورسب کے سب ماہ صفرکے آخری بدھ کو ہوتی ہیں تو اس اعتبارسے یہ دن سال کا سب سے مشکل دن ہوتا ہے توجوشخص مذکورہ نماز کو اسکے بیان کردہ کیفیت کے ساتھ پڑھےگا تواللہ تعالی اپنے فضل وکرم سے اس نمازکے ذریعہ اس دن کے تمام نازل ہونے والی پریشانیوں سے محفوظ رکھے گا اور اس سال اس کے گرد کوئی بھی مصیبت وآفت چکر نہیں لگائے گی 000 الخ؟

جواب : الله ورسول اورانكے آل وأصحاب پردرودوسلام کے بعد کمیٹی نے کہا کہ" سؤال میں مذکورنفل نماز کے بارے میں کتاب وسنت سے ہم کوئی أصل نہیں جانتے ,اورنہ ہی سلف صالحین اورخلف میں سے کسی سے یہ فعل ثابت ہے بلکہ یہ ناپسندیدہ بدعت ہے .

اورنبی ﷺنے فرمایا ہے (من عمل عملا لیس علیہ أمرنا فہو ردّ) وقال( من أحدث فی أمرنا ہذا ما لیس منہ فہو ردّ)"جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے دین میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے " اوردوسری روایت میں یوں فرمایا کہ" جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے "

اورجس نے اس نماز اوراسکے ساتھ جو کچھ ذکرکیا گیا ہےاسکی نسبت نبی ﷺیا کسی صحابہ کی طرف کی تو اس نے بہت بڑا بہتان باندھا ,اوراللہ کی طرف سے جھوٹے لوگوں کی سزا کا مستحق ہوگا .(فتاوی اللجنۃ الدائمۃ354/2)

اورشیخ محمد عبد السلام شقيري فرماتے ہیں کہ " جاہلوں کی یہ عادت بن چکی ہے کہ وہ سلام کی آیتوں جیسے "سلام علی نوح فی العالمین 000الخ"کوصفرکے آخری بدھ کو لکھکر پانی کے برتن میں ڈالتےہیں پھراس پانی کو پیتے, اوراس سے تبرک حاصل کرتے ہیں. اسی طرح ایک دوسرے کو ہدیہ بھی دیتے ہیں 'اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اس سے شر اورمصیبتیں دور ہوجاتی ہیں .جبکہ یہ فاسد اعتقاد اوربری نحوست ہے اور قبیح بدعت ہے جو شخص بھی کسی کو یہ عمل کرتا دیکھےاسکے لئے اس سے روکنا ضروری ہے ..(السنن والمبتدعات :ص/111-112)

**ماہ صفر میں واقع ہونے والے غزوات وسرایا**

اس ماہ میں غزوات وسرایا کی تعداد بہت زیادہ ہے جیساکہ امام ابن القیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد ج3 میں اسکی جانب اشارہ کیا ہے جیسے غزوۃ ابواء ,بئرمعونۃ ,اورخیبر کا صفرہی میں فتح ہونا ,اسی طرح قبیلہ خثعم کی جانب صفر 9ہجری میں قطبہ بن عامر کی قیادت میں سریہ کا بھیجنا وغیرہ.

## ماہ صفرسے متعلق کچھ ضعیف وموضوع حدیثیں

1- اس ماہ سے متعلق یہ حدیث مشہور ہے کہ نبی ﷺنے فرمایا ہے کہ "جوکوئی صفر کے مہینہ کے گزرنے کی خوشخبری دےمیں اسکو جنت میں داخل ہونے کی خوشخبری سناتا ہوں" لیکن حدیث صحیح سند سے ثابت نہیں ہے بلکہ اس ما ہ یا آخری بدھ کے نحوست کے سلسلے میں جتنی بھی حدیثیں ہیں سب ضعیف اورموضوع ہیں

(دیکھئے :الموضوعات لابن الجوزي 73/3-74 )

2-علامہ ابن القیم رحمہ اللہ ضعیف وموضوع روایت کی معرفت کے اصول وقواعد کے ضمن میں لکھتےہیں :

فصل : ان احادیث کے بارے میں جو آنے والی تاریخ سے متعلق ہیں اسی میں سے یہ کہ : حديث میں فلاں فلاں تاریخ کا ذکرہو جیسے انکا قول :جب فلاں فلاں سال ہوگا توایسا ایسا ہوگا اورفلاں مہینہ ہوگا تو یہ حادثہ واقع ہوگا

اور اسی طرح سخت جھوٹے کا قول :**جب محرّم میں چاند گرہن لگے گا تو مہنگائی ,قتل وغارتگری اوربادشاہ وحکمران کی مشغولیت بڑھ جائیگی اورجب صفر میں چاند گرہن لگے گا توایسا ایساہوگا ,** اس طرح اس کذاب نے سال کے ہرماہ کے سلسلے میں کوئی نہ کوئی حدیث گڑھی . اور اس باب میں جتنی بھی حدیثیں بیان کی جاتی ہیں سب کے سب موضوع اور جھوٹی ہیں( دیکھئے المنار المنیف ص/64)

مذکورہ بالا کتاب وسنت اورعلمائے کرام کے اقوال وفتاوی کی روشنی میں یہ بات واضح اورواشگاف ہوگئ کہ دین اسلام میں کوئی دن اورمہینہ منحوس نہیں, نہ ہی ان ایام اور مہینوں کا تقدیر الہی میں کوئی تاثیر ہے اورنہ ہی انکا کسی کی وفات سے کوئی تعلق ہے

لہذا ہم تما م راہ راست سے بھٹکے مسلمانوں سے التماس کرتے ہیں کہ وہ ماہ صفر سے متعلق بدعات, اور نحوست وبدشگونی سے توبہ کریں اورصحیح عقیدہ کو اپنا کررب کریم اوررسول ﷺکی رضا وخوشنودی کا مستحق بنیں

اللہ سے ہماری یہی دعا ہے کہ ہم سب کو ہر طرح کی بدعت ونحوست سے محفوظ رکھے اورسچا مومن بنائے آمین.

وصلی اللہ علی نبینا محمد وبارک وسلم